

131777- مسلمان پر غیر مسلم کے متعلق واجبات

سوال

مسلمان پر کسی غیر مسلم شخص کے متعلق کیا واجب ہے؟ مثلاً: غیر مسلم شخص مسلمانوں کے ملک میں بطور ذمی رہتا ہو، یا غیر مسلم کے ملک میں مسلمان شخص رہائش پذیر ہو۔ مجھے سلام کرنے سے لے کر غیر مسلم کے تواروں میں شرکت کرنے تک ہر قسم کے معاملات میں مسلمان کے ذمے غیر مسلم کے واجبات کی وضاحت چاہیے، اور کیا ہم اسے ملازمت میں اپنا دوست بن سکتے ہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

پسندیدہ جواب

"غیر مسلم شخص کے متعلق مسلمان شخص پر متعدد واجبات لازم ہوتے ہیں:

پہلا واجب: اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت: اگر مسلمان کے پاس علم و بصیرت ہو تو اسے اللہ کی طرف دعوت دے، جہاں تک ممکن ہو سکے اسلام کی خاتمت واضح کرے؛ کیونکہ یہ مسلمان کی طرف سے کسی یہودی، عیسائی یا کسی بھی غیر مذہب والے شہری کے ساتھ سب سے بڑی نیکی اور سب سے بڑا احسان ہو گا؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص کسی خیر کی طرف رہنمائی کرے تو رہنمای کے لیے عمل کرنے والے کے برابر اجر ہو گا۔) ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے انہیں خیبر ارسال کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہودیوں کو پہلے اسلام کی دعوت دیں، اور فرمایا: (اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اوٹوں سے بھی بستر ہے۔) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص اچھے راستے کی دعوت دے تو داعی کو پیر وی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا، اور اس سے کسی کا بھی اجر کم نہیں ہو گا۔)

تو مسلمان غیر مسلم کو اللہ تعالیٰ کی جانب دعوت دے، اسلام کی تبلیغ کرے اور غیر مسلم کی خیر خواہی چاہے تو یہ اہم ترین ذمہ داری اور افضل ترین عبادت ہے۔

دوسرा واجب: اگر کوئی غیر مسلم شخص ذمی ہو، یا اس نے پناہ لی ہوئی ہو، یا ان سے معابدہ لیا گیا ہو تو مسلمان اس پر جانی اور مالی ظلم نہ کرے اور نہ ہی اس کی عزت پر حملہ کرے، بلکہ غیر مسلم کو اس کے سارے حقوق ادا کیے جائیں گے، چنانچہ غیر مسلم کو چوری، نخیانت اور دھوکا دہی کے ذریعے مالی ظلم کا ناشانہ نہ بنائے۔ مار پیٹ اور قتل وغیرہ کے ذریعے جانی ظلم کا ناشانہ نہ بنائے؛ کیونکہ یہ غیر مسلم چونکہ ذمی یا پناہ گزین، یا معابدہ ہے اس لیے اسے مکمل تحفظ حاصل ہے۔

تیسرا واجب: ایسے غیر مسلم کے ساتھ خرید و فروخت اور کرایہ داری کا معابدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بت پرستوں سے خریداری کی، یہودیوں سے بھی خریداری کی تھی، بلکہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی ذرہ ایک یہودی کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کے راشن کے عوض گروئی رکھی ہوئی تھی۔

چوتھا واجب سلام کے متعلق ہے، چنانچہ سلام کرتے ہوئے ابتداء کرے، اور اگر وہ سلام کرے تو اس کا جواب دے دے، اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (یہودی اور عیسائی لوگوں سے سلام میں پہل نہ کرو) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب تمہیں اہل کتاب سلام کہیں تو کہہ دو: و علیکم) اس لیے مسلمان کو کافر سے سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیے، تاہم اگر یہودی یا عیسائی یا کوئی اور غیر مذہب آپ کو سلام کرے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق "و علیکم" کہہ دیں۔

یہ مسلمان اور کافر کے درمیان حقوق سے متعلق امور ہیں۔

انی حقوق میں پڑو سی کے ساتھ حسن سلوک بھی شامل ہے، چنانچہ اگر آپ کے پڑوس میں کوئی غیر مسلم رہائش پذیر ہے تو آپ اسے پڑو سی ہونے کی وجہ سے تکلیف مت دیں، بلکہ اگر غیر مسلم شخص غریب ہے تو اسے صدقہ دے، تھائٹ دے اور اسے مفید مشورے دے اور نصیحت بھی کرے؛ کیونکہ اس طرح وہ شخص اسلام میں رغبت رکھنے لگے گا اور ممکن ہے کہ وہ مسلمان بھی ہو جائے۔

ویسے بھی پڑو سی ہونے کی وجہ سے اسے پڑو سی کے حقوق حاصل ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جبریل مجھے پڑو سی کے بارے میں تاکیدی نصیحت کرتا رہا حتیٰ کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ پڑو سی کو وارث بھی بنادے گا۔) یہ حدیث متفقہ طور پر صحیح ہے، چنانچہ اگر پڑو سی غیر مسلم ہے تو توبہ بھی اسے پڑوس کا حق حاصل ہے، اور اگر وہ پڑو سی ہونے کے ساتھ ساتھ رشتہ دار بھی ہو تو اس کے لیے دہراحت ہے، پڑوس کا بھی اور رشتہ داری کا بھی۔

اگر غیر مسلم پڑو سی غریب ہے تو اسے زکاۃ سے ہٹ کر مالی صدقہ بھی دے دیا کرے؛ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

[أَلَا يَعْلَمُ اللَّهُ عَنِ الظَّرِينَ لَمْ يَعْلَمْ طُوْلَكُمْ فِي الْتَّرِينَ وَلَمْ يَعْلَمْ خُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ يَجِدُوْهُمْ وَلَشَطُولُوا إِيمَانَ اللَّهِ يَسْبِّحُ الْمُشْتَدِّيْنَ].

ترجمہ : جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصافانہ بھلے بر تاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ [المختصر : 8]

صحیح حدیث میں ہے کہ سیدہ اسما بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے مردی ہے کہ ان کی والدہ ان کے پاس صلح صدیقہ کے دورانیے میں مالی تعاون کے لیے آئیں وہ اس وقت مشکل تھیں، تو سیدہ اسما بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا تعاون کرنے کے لیے اجازت چاہی کہ کیا وہ اپنی والدہ کے ساتھ صدر رحمی کریں؛ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (تم ان کے ساتھ صدر رحمی کرو)

البیتہ ان کے تواروں میں شرکت کے متعلق یہ ہے کہ ان میں شرکت نہ کرے، تاہم اگر غیر مسلم کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے تو تعزیت کرتے ہوئے کہہ سکتا ہے کہ : اللہ تعالیٰ آپ کو اس مصیبت میں صبر عنایت کرے، یا کہہ دے کہ : آپ کو بہترین صدہ دے۔ یا کوئی اور اچھا جملہ کہہ دے، تاہم میت اگر کافر ہے تو میت کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا نہ کرے، زندہ کے لیے ہدایت، اور بہترین صدہ وغیرہ کی دعا کر سکتا ہے۔ "ختم شد

سماعۃ الشیخ عبد العزیز بن بازرحمد اللہ

فتاویٰ نور علی الدرب" (289-1)